DAC

بچوں پر جنسی تشدد کا تدارک

(Child Abuse)

تربیت اور آگاہی

خاموشی توڑیئے-اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ بنایئے-

تربیتی و آگاہی مہم منجانب:

ڈیولپمنٹ ایجنٹ آف چینج پشاور- عوامی بہبود کا ادارہ

بچوں پر جنسی تشدد کے مسئلے کی سنگینی

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے- گزشتہ 7 سالوں میں بچوں پر جنسی تشدد کے 22،258 واقعات اخبارات اور میڈیا میں رپورٹ ہوئے۔ صرف 2017 میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے 4،139 واقعات ہوئے۔ یعنی روزانہ 11 واقعات- جبکہ 2018 کے پہلے ششماہی میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے اوسطاً 12 واقعات روزانہ رونما ہوئے ہیں- ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ کل واقعات کا صرف 20٪ ہیں۔ جبکہ 80٪ واقعات معاشرتی دباؤ کے تخت چھپائے جاتے ہیں۔ یہ صرف وہ واقعات ہیں جو میڈیا یا پولیس میں رپورٹ ہو جاتے ہیں-

2018 کے پہلے ششماہی کے دوران بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے 2،322 واقعات اخبارات میں زکر کیے گئے- جن میں 1298 (56٪) لڑکیاں اور 1024 (44٪) لڑکے شامل ہیں- 45٪ واقعات میں قریبی رشتے داروں نے ارتکاب جرم کیا- جبکہ بقیہ میں اجنبی یا جاننے والوں نے بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔ بہت سارے واقعات میں شناخت کے خوف سے بچون کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ مردان کی 4 سالہ عاصمہ اور قصور کی 7 سالہ زینب کا بہیمانہ قتل حال کی مثالیں ہیں-

میڈیا اور پولیس میں رپورٹ کیئے گئے جنسی تشدد کے واقعات میں 56٪ کیسز کا تعلق پنجاب سے- 25٪ کا صوبہ سندھ سے- 3٪ کا خیبر پختونخوا سے اور 2٪ کا تعلق بلوچستان سے ہے- ان اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سخت سماجی دباؤ (دشمنی-خون خرابے – بدنامی اور قوانین سے عدم واقفیت) کی وجہ سے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کو منظر عام پر نہیں لایا جاتا۔

جنسی تشدد کے علاوہ بچوں کی برہنہ تصاویر اور وڈیو بنائ جاتی ہیں- جنہیں بیرون ملک فروخت کیا جاتا ہے یا بلیک میلنگ کےلیے استعمال کیا جاتا ہے-

بچوں کے زندگی پر جنسی تشدد کے نہایت منفی اور دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچے یا تو جان سے چلے جاتے ہیں یا ساری زندگی اس حادثے کو نہیں بھُول پاتے۔ ان کی تعلیمی کارکردگی گر جاتی ہے- بچیاں سکول چھوڑ جاتی ہیں۔ اور دوسری بچیوں کی بھی اس خوف سے حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے- یہ واقعات جھگڑوں اور تھانہ کچہری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات بات قتل مقاتلے تک پہنچ جاتی ہے- سماج میں ایسی بچیوں پر داغ لگ جاتا ہے- اور ان کی شادیاں نہیں ہوتیں۔ والدین ان واقعات کی وجہ سے بچیوں کی تعلیم سے کتراتے ہیں۔

جنسی تشدد کے طریقے

1- کھلونا یا ٹافی یا اور کھانے کی چیز دینا
2- لفٹ دینا
3- اکیلے گھر میں دست درازی
4- فون پر آزادی سے جنسی باتیں کرنا
5- جنسی میسیجزکرنا
6- جنسی باتوں سے راغب کرنا۔
7- ایمرجنسی کا کہہ کر ساتھ لیجانا۔
8 - اکیلے میں بچے کے جسم کوٹچ کرنا

جنسی تشدد روکنے کے احتیاطی تدابیر-

1- فوراً اپنے والدین یا اساتزہ کو بتانا۔
2- اکیلے کسی کے ساتھ نہ جانا-

3- کسی سے جنسی باتیں نہ کرنا-
4- کسی سے کوئ تحفہ نہ لینا-

5- غیر مناسب چھونے/ ٹچ کرنے کی صورت میں زور سے منع کرنا۔

جنسی تشدد کرنے والوں کا تناسب-

1- رشتے دار 45٪

2- جاننے والے 40٪

3- اجنبی 15٪

بچوں پر جنسی تشدد کرنے والے مجرموں کے خلاف قانونی کاروائ نہ ہونے کی وجوہات-

1- قوانین سے عدم واقفیت
2 - تھانہ کلچر اور پولیس کا نا روا رویہ

3- پیچیدہ عدالتی نظام
4 - عدالتی نظام پر عوام کا عدم اعتماد

5- بدنامی کا خوف
6 - دشمنی اور رنجش کا خوف

7- غربت اور جہالت
8- بچیوں کے کردار پر داغ لگنے کا ڈر۔

9- مجرم- قریبی رشتہ دار

10- طاقتور مجرم

11- مجرموں کی سیاسی پشت پناہی-

12- آگاہی کی کمی-

آگاہی پروگرام کے اغراض و مقاصد

1- بچوں کا جسمانی تحفظ

2- بچوں پر جنسی تشدد کے واقعات سے نمٹنے اور ان کے تدارک کے بارے میں بیداری و آگاہی-

3- - جنسی تشدد کے مرتکب افراد کے خلاف قوانین اور سزاوؤں کے بارے میں آگاہی-

4- جنسی تشدد کے واقعات میں کمی لانا-

5- لیڈی کونسلرز اور سکولوں کے پرنسپل/ ہیڈ ماسٹرز/مسٹریس (بشمول اساتزہ اور طلبا و طالبات) کی تربیت اور آگہی

6- عوام الناس میں بچوں پر جنسی تشدد کے بارے میں آگہی و بیداری پیدا کرنا-

7- فری لیگل ایڈ تک عوام کی رسائ-

8- لوگوں کی راہنمائ کی لیے ہیلپ لائن – (فیس بک واٹس ایپ کے زریعے)

9- سرکاری اداروں کو مسئلے کی طرف متوجہ کرنا-

10- پالیسی سازی کےلیے سفارشات مرتب کرنا- اور حکومت کے ساتھ شیر کرنا-

آگاہی و بیداری پروگرام کے آہداف

1- خواتین لوکل کونسلرز کی تربیت بالخصوص لیڈی ویلج کونسلرز کی تربیت

2- سکولوں کے پرنسپل/ ہیڈ ماسٹرز/مسٹریس (بشمول اساتزہ اور طلباء و طالبات) کی تربیت

3- پیرنٹ ٹیچرز کونسل سے منسلک والدین کی تربیت .

4- قبایلی ملکان و مشران کی تربیت .

5- میڈیا کے زریعے عمومی آگاہی-

دائٰرہ کار-

مندرجہ زیل چار اضلاع/ایجنسیز کے منتخب کردہ تحصیلوں کے کونسلرز اور سکولوں کے اساتزہ اور طالب علم

1- خیبر ایجنسی /ضلع خیبر　　2 . مہمند ایجنسی/ضلع مہمند
3- ضلع صوابی　　4- ضلع کوہاٹ

Sustainability – نفوز اور استحکام

لیڈی کونسلرز کا تعلق عوام سے ہوتا ہے- لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شق 8 جدوٗل 2 کے تخت عوام میں آگہی و بیداری پیدا کرنا ویلج کونسلرزکے فرائض میں شامل ہے- اور وہ اپنے اپنے حلقے کے خواتین اور بچیوں میں موٗثر شعور اور آگاہی پیدا کر سکتی ہیں۔ انکی تربیت معاشرے میں مسلسل آگاہی کا سبب بنا ر ہےگا۔

سکولوں کے پرنسپل/ ھیڈ ماسٹرز/مسٹریس (بشمول اساتزہ اور طلبا و طالبات) کی تربیت اور آگہی نہ صرف اُن کی اپنی آگہی اور حفاظت کا باعث بنےگی- بلکہ مستقبل میں یہ جہاں کہیں بھی ہونگے- بچوں میں آگہی پیدا کرتے رہینگے- تربیت پانے والوں میں دو تہا ئ بچیوں کے سکول اور ایک تہائ لڑکوں کے سکول شامل ہیں-

اس طرح یہ ہر دو طریقہ کار مسلسل آگہی پیدا کرنے کا باعث ہونگے-

میڈیا کے زریعے آگہی و بیداری-

میڈیا کا عوام تک رسائ اور اثر دونوں مسلمہ ہیں- اس لیے ٹی وی اور ریڈیو کے زریعے خصوصی آگاہی پروگرام نشر کیئے جاینگے۔ جبکہ اخبارات میں بھی خبریں شائع کی جاینگی- بچوں سے جنسی زیادتی کے روک تھام کے بارے میں میڈیا کے زریعے وسیع حلقے میں آگہی اور شعور پیدا کیا جائیگا۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے قوانین اور سزائیں-

تعزیرات پاکستان ایکٹ 1860 میں ترامیم

حکومت نے بچوں پر جنسی تشدد کی حوصلہ شکنی کیلئے تعزیرات پاکستان میں ترامیم کی ہیں- اور مجرمان کیلئے سخت سزائیں لاگو کی ہیں۔ جن میں جنسی تشدد-جنسی استحصال۔ جنسی ترغیب . فحش نگاری اور بچوں کی سمگلنگ شامل ہیں- جن نئے قوانین اورسزاوؤں کو لاگو کیا گیا ہے- ان کا خلاصہ زیل میں دیا گیا ہے-

1- 292-اے جنسی ترغیب دینا- سزا 1-7 سال اور 1-5 لاکھ جرمانہ یا دونوں

(اس میں ایسی ترغیب یا لالچ دینا یا فحش فلم یا ویڈیو یا کوئ دیگر مواد دکھانا جو جنسی ہوس کی طرف لیجائے)

2- 292- بی اور سی- فحش نگاری– سزا 2-7 سال اور 2-7 لاکھ جرمانہ(عریان تصاویر اور ویڈیو یا فلم بنانا)

3- 328 اے- بچے پر ظلم یا تشدد – جرمانہ 25-50 ہزار

4- 369 اے- بچوں کی سمگلنگ- سزا 5 -7 سال اور 5-7 لاکھ جرمانہ (جنسی یا دیگر مقاصد کیلیئے)

5- 377- اے – جنسی استحصال یا جنسی ہوس کا نشانہ بنانا- (18 سال سے کم بچے کی رضامندی یا زبردستی جنسی مقاصد کیلیئے استعمال)

6- 377-بی- جنسی استحصال کی سزا – 7 سال اور 5 لاکھ جرمانہ

کمیشن اور بین الا قوامی کنونشن –

1- اقوام متحدہ کا بچوں کے حقوق کا کنونشن - 1990- حکومت پاکستان اس کنونشن کے سفارشات پر عمل در آمد کا پابند ہے-

2- بچوں کے حقوق کا قومی کمیشن 2017- جو بچوں کے حقوق کے بارے میں پا لیسیاں مرتب کرتی ہے- اور ان پر عمل در امد کی زمہ دار ہے-

آگاہی تشہیری مہم

منتخب ضلعی ہیڈکوراٹرز میں آگہی بینر آویزاں کیے جاینگے-

اصلاحات کی ضرورت

1- مؤثر قانون سا زی-

2- قوانین کا مؤثر اطلاق

3. مسلسل آگہی و بیداری

4. انصاف تک آسان رسائی۔

5. میڈیا اورسول سوسائیٹی کا مؤثر رول۔

6. سیاسی پارٹیوں کے ترجیحات میں شامل کرنا۔

7- تعلیمی اداروں میں مسلسل آگاہی /تربیت کی فراہمی۔

9- لوکل گورنمنٹ سسٹم کا موثر استعمال۔

جنسی تشدد کے شکار بچوں کے مدد گار ادارے

1- ریسکیو 1122

2- پولیس ایمرجنسی 15

3- سوشل ویلفئیرکا محکمہ

4. چائلڈ پروٹیکشن کمیشن۔

5. دیگر رفاہی ادارے

اپنے بچوں کے محفوظ مستقبل کے خاطر

چپ کا روزہ توڑنا ہوگا۔

مجرموں کے خلاف بولنا ہو گا۔

معلومات اور مدد کیلیے ڈیک ہلپ لائن برائے میسیج اور واٹسایپ
03335803664

بیداری و آگاہی مہم بتعاون

ڈیولپمنٹ ایجنٹ آف چینج پشاور -عوامی بہبود کا ادارہ

(ترقی باعث تبدیلی)

DAC